© rasailojaraid.com

بڑھتا جائے گا۔

ہفتہ وار درس قرآن باقاعدگی سے کرایئے لیکن اس میں بھی کوشش کیجیے کہ شرکا محض سامع نہ ہوں بلکہ انھیں آپ اس حد تک قرآن کریم کے الفاظ و معانی سے آگاہ کر دیں کہ وہ خود اپنے اپنے گھروں میں اس طرح کے اجتماعات کر سکیں گویا آپ trainers کو تیار کریں۔ اس غرض کے لیے انھیں خود تیاری کروا کے درس دینے پر آمادہ کریں۔ ان کے لیے ہر درس کے بعد ایک سوال نامہ مرتب کریں جس میں قرآن کے جس حصے کا مطالعہ کیا گیا ہے اس پر سوالات ہوں۔ ان سوالات کے جوابات کا جائزہ لینے کے بعد اگلے درس میں آپ انھیں اصلاح شدہ پرچے واپس کر دیں تاکہ وہ اپنی اغلاط سے آگاہ ہوں اور اپنی اصلاح کر لیں۔ اس طرح آپ جو کام کر رہی ہیں وہ خود دعوت کا بہترین نمونہ بن جائے گا۔

دین کی حکمت کا مطلب یہی ہے کہ آپ جہاں بھی ہوں اور جس حالت میں ہوں، اس کا بہترین استعمال اللہ کے راستے کی طرف بلانے کے لیے کیا جائے۔ اگر آپ اپنے وقت کا استعمال اس طرح کریں گی تو پھر کسی کالج یا محلے میں جا کر دعوتی کام نہ کر سکنے کا افسوس آپ کو نہیں ہوگا اور نتائج کے لحاظ سے ان شاء اللہ آپ کو مکمل اطمینان اور سکون ہوگا۔ (ا-ا)

مساجد میں بچوں کے ساتھ رویہ

س : مساجد میں بڑوں کے ساتھ بچے بھی نماز کے لیے آتے ہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپؐ کی امامت میں جب خواتین نماز ادا کرتی تھیں تو آپؐ کسی بچے کے رونے پر نماز مختصر فرما دیتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ بچوں کے ساتھ مسجد میں کیا رویہ ہونا چاہیے؟ عام طور پر نمازی حضرات بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں، جھڑکتے ہیں اور بسا اوقات مارنے سے بھی نہیں چوکتے جس کا بچوں پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ دوسری طرف بچے بھی ہنسی مذاق اور شرارتوں سے نماز میں خلل کا باعث بنتے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی فرما دیں۔

© rasailojaraid.com